21981-آل بیت کوزکاۃ دینے کا حکم

سوال

کیا آل بیت (اہل بیت) کوزکاۃ دینی جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

بنوعبدالمطلب اوران کی موالی کوآل بیت کہا جاتا ہے (اوروہ عبدالمطلب کے بیٹوں کی آل کوکہا جاتا ہے جوکہ آل علی، آل عباس، آل جعفر، آل حارث ہیں).

دیکھیں : الموسوعۃ الفقھیۃ(100/1)الشرح الممتع(258/6).

اورآل بیت کوزکاۃ دینا جائز نہیں ہے، کیونکہ آل بیت کے لیے زکاۃ کے حرام ہونے کے دلائل وارد ہیں، ان میں سے ایک دلیل امام مسلم رحمہ اللہ تعالی کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"صدقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے شان شایان نہیں، یہ تولوگوں کی میل کچیل ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر کتاب الزکاۃ(1784).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

قولہ : "یقینا صدقہ آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کے شایان شان نہیں ہے"

یہ اس کی دلیل ہے کہ یہ صدقہ ان کے لیے حرام ہے، چاہے وہ کام کی بنا پر ہویا فقر و مسکینی یا آٹھ اسباب وغیرہ کے باعث، ہمارے اصحاب کے ہاں یہی صحیح ہے.

قولہ : "یہ تولوگوں کی میل کچیل ہے"

یہ اس کی حرمت کی علت پر تنبیہ ہے، کہ وہ اپنی عزت وتکریم کی بنا پر میل کچیل سے پاک ہیں، اور (لوگوں کی میل کچیل) کا معنی یہ ہے کہ یہ ان کے اموال اورنفوس کی پاکیزگی کا باعث ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{ان کے اموال سے آپ صدقہ وصول کریں اس سے آپ انہیں پاک صاف کرینگے }..

تو یہ دوھونے کی میل کچیل کی طرح ہے.

اورآل بیت کے لیے زکاۃ کی حرمت کا حکم صرف اس لیے ہے کہ ان کے لیے کچھ ایسے دوسرے مصادر ہیں جن کی بنا پر آل بیت کے محتاج افراد کومال دیا جاسکتا ہے، ان میں غنیمت کا خمس یعنی پانچواں حصہ، اورلوگوں کے تحفے اورہدیہ جات وغیرہ شامل ہیں.

اوراگران سے یہ مصادر ختم ہوجائیں، اورآل بیت کے بعض لوگ مال کے محتاج ہوں اورزکاۃ کے علاوہ کوئی مال نہ ہو تواس کے لیے جائز ہے بلکہ ان کے لیے زکاۃ دیناواجب ہے، کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کی بناپر وہ دوسرے سے زیادہ اولی ہیں، یہ بعض سلف کی رائے ہے، اورشیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اسی کوراجح قرار دیا ہے، اورشیخ محمد صالح عثیمین رحمہ اللہ تعالی نے بھی اس کی موافقت کی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اورجب بنوہاشم کوخمس سے منع کردیاجائے توان کے لیے زکاۃ لینی جائز ہے، ہمارے اصحاب میں سے قاضی یعقوب وغیرہ کاقول یہی ہے، اورابویوسف، اورشافعیہ سے اصطخری کا بھی یہی کہنا ہے کیونکہ یہ ضرورت اورحاجت کی بناپر ہے.

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (374/5).

اورشیخ محمد صالح بن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

جب انہیں منع کردیاجائے اوروہ زکاۃ کے علاوہ کچھ نہ پائیں جیساکہ ہمارے اس دورمیں حالت ہے : توجب وہ فقراء ہوں اوران کے پاس کوئی کام نہ ہو توان کی ضرورت پورا کرنے کے لیے انہیں زکاۃ دی جائے گی، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی نے یہی اختیارکیا ہے، اورصحیح بھی یہی ہے.

دیکھیں : الشرح الممتع (257/6).

اورمزید تفصیل کے لیے کتاب : فتاوی اسلامیۃ (90/2) اورفتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (68/10) کامطالعہ ضرورکریں.

اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا ہے، اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پراپنی رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم.